ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ کی محبت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور مدارج عالیہ کا حصول تقویٰ پر ہی منحصر ہے

کسی شخص کیلئے قومیت ہرگز جائے فخر نہیں۔ اصل چیز صرف اور صرف تقویٰ ہے

"خدا تعالےٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے۔ اس کی نظر ہمیشہ تقوےٰ پر ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنی اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو۔ یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے۔ مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو کہا ہے کہ اے فاطمہؓ تو اس بات پر ناز نہ کر کہ تو پیغمبر زادی ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک قومیت کا لحاظ نہیں۔ وہاں جو مدارج ملتے ہیں وہ تقوےٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دنیا کا عرف اور انتظام ہیں۔ خدا تعالےٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت تقوےٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقوےٰ ہی مدارج عالیہ کا باعث ہوتا ہے۔ اگر کوئی سید ہو اور وہ عیسائی ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بے حرمتی کرے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو آلِ رسولؐ ہونے کی وجہ سے نجات دیگا اور وہ بہشت میں داخل ہو جائیگا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تو سچا دین جو نجات کا باعث ہوتا ہے اسلام ہے۔ اگر کوئی عیسائی ہو جاوے یا یہودی ہو یا آریہ ہو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک عزت پانے کے لائق نہیں۔ خدا تعالےٰ نے ذاتوں اور قوموں کو اڑا دیا ہے۔ یہ دنیا کے انتظام اور عرف کے لئے قبائل ہیں۔ مگر ہم نے خوب غور کر لیا ہے کہ خدا تعالےٰ کے حضور جو مدارج ملتے ہیں ان کا اصل باعث تقوےٰ ہی ہے جو متقی ہے وہ جنت میں جائے گا۔ خدا تعالےٰ اس کے لئے فیصلہ کر چکا ہے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک معزز متقی ہی ہے۔ پھر یہ جو فرمایا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین کہ اعمال اور دعائیں متقیوں کی قبول ہوتی ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ من السیدین۔ پھر متقی کیلئے تو فرمایا من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔ یعنی متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اب بتاؤ کہ یہ وعدہ سیدوں سے ہوا ہے یا متقیوں سے"۔ (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ اکتوبر بوقت ½۸ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو بے چینی کی تکلیف رہی رات نیند ٹھیک طرح آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ اکتوبر (نو بجے صبح) محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو کل درد گردہ کی تو تکلیف نہیں ہوئی۔ لیکن بعض دواؤں کے اثر کی وجہ سے طبیعت میں بے چینی تھی۔ رات بھی بے چینی میں گزری آج صبح سے ابکائیاں آرہی ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے

آمین

حضور ایدہ اللہ کی صحت یابی کے لئے صدقہ اور دعا

حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے مورخہ ۳ ستمبر کو جماعت احمدیہ جہلم کی طرف سے بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اور اجتماعی دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضور کو کامل صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین (امیر جماعت احمدیہ جہلم شہر)

مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۶/۱۰/۶۲ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس ہوگا۔ تمام خدام شمولیت فرمائیں۔

(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء

کردار کی پستی اور اس کا بنیادی علاج — صفائی

اس وقت مسلم قوم کے سنجیدہ لوگ جس امر کے متعلق زیادہ فکر و اندیشہ میں مبتلا ہیں وہ مسلمانوں میں انفرادی اور قومی کردار کی پستی ہے۔ ہر طرف سے یہی آواز آ رہی ہے کہ مسلمانوں کا اخلاق یورپی اقوام کے مقابلہ میں بھی بہت گر گیا ہوا ہے۔ بہت سے لوگ جو مغرب سے ہو کر آتے ہیں وہ یورپ کے لوگوں خاص کر انگریز قوم کے کردار کی بلندی کے رطب اللسان ہوتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں مسلمانوں خاص کر پاکستانی مسلمانوں کے کردار سے سخت غیر مطمئن ہیں۔

افسوس تو یہ ہے کہ اسلام نے ہمیں جو باتیں سکھائی ہیں وہ کسی دوسرے مذہب نے نہیں سکھائیں۔ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی صورت میں ہمارے پاس ایک ایسا اعلیٰ ذخیرہ اخلاقی قواعد کا موجود ہے جس سے ہم چاہیں تو اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق کے حامل بن سکتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں اسلام میں یہ خوبی ہے کہ اسلام صرف اصول دے کر ہی نہیں رہ جاتا بلکہ وہ اصول پر کاربند ہونے کے لئے عملی رہنمائی بھی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ صفائی رکھو بلکہ اس نے ہمیں ایسے طریقے بھی بتائے ہیں جن کو نگاہ رکھنے سے ہم صفائی رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً پانچ وقت نماز سے پہلے وضو پھر غسل بعض حالتوں میں لازم قرار دیا گیا ہے۔ کپڑے صاف ستھرے رکھنا خوشبو لگانا۔ بال کٹانا۔ داڑھی مونچھیں اور دیگر مقامات کی بالوں سے صفائی ایسی چیزیں ہیں کہ اگر انسان ان کا پابند ہو جائے تو مسلمان سے بڑھ کر ظاہری صفائی میں بھی ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صرف ایک طہارت کے اصول کا ہی اتنا اثر ہے کہ بعض بڑی مہذب قومیں بھی ایک مسلمان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

اس کے باوجود ذیل کا ایک اقتباس پڑھئے اور دیکھئے کہ مسلمان اس میں آج مغربی اقوام سے کس قدر پیچھے رہ گئے ہیں قندیل ۷/۶۲ ابس صہ ۱۴ پر "لندن نامہ" میں قندیل کا نمائندہ خصوصی مقیم لندن رقمطراز ہے:-

"ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں سب سے پہلے صفائی کی طرف آئیے۔ دنیا میں سب سے زیادہ اگر کسی مذہب نے صفائی پر زور دیا ہے تو وہ اسلام ہے۔ وضو، نماز، غسل اور طہارت یہ سب احکام اسی کا ہلکا سا پرتو ہیں اور رسول اکرمؐ نے تو صفائی کو جزو ایمان تک قرار دیا ہے لیکن ہم میں سے کتنے ہیں جو اس طرف توجہ دیتے ہیں۔ ہمیں چاروں طرف سے گندگی نے گھیر رکھا ہے جسموں کی صفائی تو رہی ایک طرف اپنے گھروں کمروں، کوچوں، گلیوں اور محلوں کا جو حال ہے وہ ہم سے مخفی نہیں اور پھر اس ملک میں جہاں کی آبادی کا کثیر حصہ بیکار ہے اگر یہ لوگ اتنا بھی نہ کر سکیں کہ وہ اپنے گرد و پیش سے گندگی اٹھا دیں تو اور ان سے کیا توقع رکھی جا سکتی ہے اگر ہمارے پڑھے لکھے اور سمجھدار طبقہ میں اتنی ہمت اور احساس ذمہ داری نہیں کہ ہم اپنے کمروں، دروازوں، دیواروں اور کتابوں کو صاف رکھ سکیں تو زندگی کا وہ کونسا کام ہے جو سلیقہ سے ہو سکتا ہے۔

یہاں میں نے بارہا دیکھا ہے بلکہ اب تو یہ بات معمولات میں شامل ہو گئی ہے کہ ہفتہ میں ایک بار سب اہل خانہ اپنے اپنے حصہ کی صفائی کریں گے۔ کہیں دھبہ نظر آیا تو وہیں اسے کپڑے، کاغذ یا کسی سلوشن سے صاف کر دیں گے۔ دیوار پر سے کاغذ پھٹ گیا ہے یا سفیدی اکھڑ گئی ہے تو فوراً خود ہی معمولی کام کر لیں گے۔ لباس غذا اور رہائش —— ان میں گندگی کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ غسل خانوں وغیرہ میں چلے جائیے آپ ایک چمک سی محسوس کریں گے اس قدر صفائی اور خوشبو ہو گی کہ آپ کہیں گے کہ آپ یہ کہاں آ نکلے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، ہر کسی کے ذہن میں یہ بات بٹھائی جاتی ہے کہ صفائی نہ صرف اچھے معاشرے کی جان ہے بلکہ انسانی زندگی کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی بے حد ضروری ہے۔

اس چھوٹی سی بات میں نہ تو کوئی پیچیدگی ہے اور نہ ہی سائنس کا کوئی گنجلک معما —— نہ ہی یہ کوئی ایسی بات ہے کہ جس کے اسرار و رموز کو سمجھنے کے لئے ہمیں غیر ممالک سے ماہرین درآمد کرنا پڑیں۔ یہ معمولی سی بات ہے جسے عملی صورت دینے پر ہمیں کامل قدرت ہے۔"

(قندیل ۷/۶۲ ، صہ ۱۴)

آپ نے ہماری صفائی اور اہل لندن کی صفائی میں فرق دیکھ لیا ہے۔ صفائی بظاہر ایک معمولی بات ہے مگر دیکھئے اس سے انسان کے معاشرہ میں کتنا فرق پڑ جاتا ہے کیا ہمارے لئے یہ امر باعث شرم نہیں ہے کہ ہم جن کے مذہب میں صفائی کے طریق اس تفصیل سے بتائے گئے ہیں کہ اس میں کوئی مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا اس میں بھی ہم مغربی لوگوں سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔

اگر ہم نماز کے آداب ہی کو دیکھیں تو سچ پوچھئے صفائی اسلامی اخلاق کی بنیادی اینٹ ہے۔ افسوس ہے کہ ہم نے اس بنیاد کی نہ صرف یہ کہ نگہبانی نہیں کی بلکہ اس کو ڈھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ زیادہ افسوس ہمیں احمدیوں پر ہے جن کا دعوے ہے کہ وہ تجدید و احیائے دین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں مگر کیا ہم اس چھوٹے سے معیار پر بھی پورے اترتے ہیں؟ کیا ہمارے جسم ہمارے مکان ہماری گلیاں ہمارے دیہات اور قصبے "اسلامی صفائی" کا نمونہ ہیں؟ دور جانے کی ضرورت نہیں ربوہ کی گلیوں ہی کو دیکھ لیجئے سچی بات یہ ہے کہ اکثر گلیوں سے گذرنا بھی محال ہے۔ آپ شاید کہیں گے کہ اس میں کمیٹی کا قصور رہے۔ جی نہیں۔ سارا قصور کمیٹی کا نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سارا قصور ان گلیوں میں رہنے والوں کا ہے۔ آخر ہمارے وقار عمل کی تحریک کہاں ہے۔ اگر ہم اپنی گلیوں کو بھی قابل گذر نہیں رکھ سکتے تو سمجھ لیجئے کہ ہمارے "وقار عمل" کے دعاوی محض باتیں ہی باتیں ہیں۔

شہروں کے علاوہ جہاں جہاں دیہات میں احمدیوں کی آبادی ہے وہاں چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمارے گھر دوسروں کے لئے ظاہری صفائی کا بھی نمونہ ہوتے مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ ہمارا حال بھی "کان نمک" میں نمک کا سا ہے —— سچی بات یہ ہے کہ یہ کام ہمارے دیہاتی مبلغین کا ہے۔ وقف جدید کے معلمین کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماحول کو صاف ستھرا بنائیں اور دیہاتیوں کو بلا تفریق عقاید اسلامی صفائی اختیار کرنے میں پوری پوری مدد دیں۔ اور جماعت کا فرض ہے کہ "وقف جدید" کی تحریک کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنائے تاکہ ہمارے معلمین ملک میں باغ و بہار کا سماں پیدا کر دیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ صفائی کی نگہبانی اعلیٰ کردار کی پہلی سیڑھی ہے۔ اگر پہلی سیڑھی ہی ٹوٹی پھوٹی ہو تو ہم منزل بالائی پر کس طرح چڑھ سکتے ہیں۔ اگر پاکستانی قوم کو اعلیٰ اخلاق اور بلند کرداری میں دوسری قوموں کا مقابلہ کرنا ہے تو اس چھوٹی سی بات سے شروع کیجئے آپ دیکھیں گے کہ چند ہی دنوں میں آپ کی بہت سی اخلاقی اور کرداری کمزوریاں خود بخود دور ہو جائیں گی جو شخص طہارت، کپڑوں کی صفائی، جسم کی صفائی اور وضو کے آداب ہی نہیں جانتا اس کی نماز کس طرح ادا ہو سکتی ہے۔ وہ نماز جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ وہ فحشاء سے محفوظ کرتی ہے۔ بے وضو نماز تو ہمیں اس مقام پر نہیں پہنچا سکتی۔

مودودی صاحب کی "دیدہ دلیرانہ غلط بیانی"

ہفت روزہ اقدام لاہور مورخہ ۹/۶۲، ۳۰ میں مسٹر محمد بدر منیر وقائع نگار "اقدام" نے مودودی صاحب سے اپنے ایک انٹرویو کی روئداد شائع کی ہے جس میں مودودی صاحب نے بیان کیا ہے کہ:-

"پاکستان کو بدنام کرنے میں اس بات کا بہت بڑا حصہ ہے کہ سر ظفر اللہ خاں کی وزارت خارجہ کے دور میں ہمارے سفارتخانے قادیانیوں سے بھر دئے گئے تھے۔ یہ لوگ جہاں جہاں بھی مسلم ممالک میں موجود ہیں وہاں نہ صرف یہ کہ:-

خود قادیانیت کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں بلکہ ان کے ذریعے قادیانی مشنریوں کو ہر ممکن سہولتیں مل جاتی ہیں اس کی وجہ سے عرب اور اسلامی ملکوں میں پاکستان کو ایک قادیانی یا نیم قادیانی مملکت سمجھا جاتا ہے۔ عرب قادیانیت سے صرف مذہباً ہی متنفر نہیں بلکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک دیسی نبی کے اٹھنے سے ان کی رگ عربیت کو ضرب پہنچتی ہے ان اثرات کو بہرحال میں نے محسوس کیا ہے اور بھارت نے اس کا بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔"

(اقدام مورخہ ۹/۶۲، ۳ صہ ۱۲)

مودودی صاحب کو تو ہمارا صرف اتنا ہی جواب ہے کہ

لعنت اللہ علی الکاذبین

یہ وہ طالع آزما ہے جس نے "اسلام اسلام" کی دہائی دے رکھی ہے اور نہ صرف بعض لکھے پڑھے جاہلوں کو الو بنا کر اور سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دیکر ملک میں فساد انگیزی کی مہم جاری کر رکھی ہے بلکہ حکومت کو بھی

(باقی ملاحظہ ہو صہ ۴ پر)

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سوال

ظہر کی نماز سے قبل دو رکعت سنت ادا کرنی چاہیئے یا چار حدیث میں ابن عمرؓ کی روایت دو رکعت سنت کی ہے اور حضرت عائشہؓ کی چار رکعت کی۔

جواب

دونوں طرح جائز ہے چاہے تو ظہر کے فرضوں سے پہلے صرف دو رکعت سنت ادا کرے اور چاہے تو چار رکعت۔ لیکن ترجیح چار رکعت والی روایت کو ہے۔ کیونکہ امت کی اکثریت نے عملاً چار رکعت سنت کی ہی پابندی کی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو امام حنیفہؒ حضرت امام مالکؒ اور ان کے متبعین کا یہی مسلک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دیگر دینی مشاغل کے ہجوم کی وجہ سے اگرچہ بالعموم دو رکعت ادا فرماتے تھے لیکن آپ کے خلفاء اور جماعت احمدیہ کی اکثریت کا چار رکعت پر ہی عمل ہے۔ باقی احادیث کے اختلاف کو یوں حل کیا گیا ہے کہ اکثر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت ہی پڑھتے تھے لیکن کبھی کبھی دو رکعت بھی پڑھ لیتے تھے چنانچہ امام ابو جعفر طبریؒ لکھتے ہیں۔

الاربع کانت فی کثیر من احوالہ والرکعتان فی قلیلہا (نیل الاوطار ۳/۱۵)

ایک تاویل یہ بھی کی گئی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر یہ نماز گھر میں پڑھتے تو چار رکعت ادا فرماتے۔ اور اگر باہر مسجد میں پڑھتے تو دو رکعت۔ گویا حضرت ابن عمرؓ نے اپنی روایت کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت عائشہؓ و حضرت ام حبیبہؓ نے اپنی روایت اور شنید کا۔ (بخاری و ترمذی بحوالہ نیل الاوطار ۳/۱۵-۱۶)

غرض جہاں تک جواز کا تعلق ہے دونو صورتیں جائز ہیں لیکن عمل پیہم کے لحاظ سے عوام کے لئے چار پڑھنے کو میرے نزدیک ترجیح حاصل ہے۔

سوال

ظہر کی نماز کا وقت کتنے بجے سے کتنے بجے تک رہتا ہے۔

جواب

نماز کے اوقات رفتار سورج کی علامات کے مطابق مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے ظہر کا خالص وقت زوال سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ ہر چیز کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر (یعنی ایک مثل) نہ ہو جائے۔ اس میں زوال کے وقت کا سایہ شامل نہیں ہوگا اس کے بعد ہر چیز کا دو گنا (یعنی دو مثل) سایہ ہو جانے تک ظہر اور عصر کا وقت مشترک ہوگا۔ یعنی اس وقت میں اگر کوئی ظہر کی نماز پڑھے تو اس کے لئے وہ ظہر کا وقت ہوگا۔ اور اگر کسی نے ظہر پہلے پڑھ لی ہو۔ اور اس وقت وہ عصر پڑھنا چاہے تو اس کے لئے یہ عصر کا وقت ہوگا دو مثل کے بعد خالص عصر کا وقت شروع ہو جائے گا۔ جو سورج ڈوبنے سے کچھ پہلے تک رہے گا۔ وقت کی یہ تعیین مختلف احادیث پر مجموعی رنگ میں غور کرنے سے ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور نے ظہر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جبکہ سورج ڈھلنا شروع ہوا اور عصر کی نماز ایسے وقت میں کہ ابھی ہر چیز کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر یعنی ایک مثل ہوا تھا۔ پھر دوسرے دن ظہر کی نماز دیر کر کے ایسے وقت میں پڑھی جبکہ ہر ایک چیز کا سایہ ایک مثل تھا۔ اور یہ وہی وقت تھا جس میں پہلے دن آپ نے عصر پڑھی تھی۔ حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

صلی الظہر حین زالت الشمس . . . . فصلی العصر حین صار ظل کل شیئ مثلہ — وفی الیوم الثانی . . . . صلی الظہر حین صار ظل کل شیئ مثلہ . . . لوقت العصر بالامس۔

(بخاری ترمذی بحوالہ نیل الاوطار ۳/۱)

اس حدیث سے واضح ہے آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز عین اس وقت پڑھی تھی جس میں اس سے پہلے دن آپ نے عصر کی نماز پڑھی تھی۔ اور یہ صورت اس امر کی صحت کا ثبوت ہے کہ دوسری مثل کا وقت مشترک بین الظہر و العصر ہے۔

سابق ائمہ میں سے حضرت امام مالکؒ بھی اس وقت کے کچھ حصہ کو دونوں نمازوں کے لئے مشترک مانتے ہیں چنانچہ صاحب نیل الاوطار لکھتے ہیں۔

ذھب الھادی ومالک وطائفۃ من العلماء انہ (بمصیر کل شیئ مثلہ) دخل وقت العصر ولایخرج وقت الظھر

(نیل الاوطار ۳/۳۰۲)

باقی رہا گھنٹوں کے اعتبار سے ظہر کی تعیین کا سوال۔ تو اس کا تعلق ہر علاقہ کے جغرافیائی اور موسمی حالات سے ہے۔ نیز اس میں لوگوں کے بسہولت زیادہ سے زیادہ جمع ہونے کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔

پس ان اصولوں کو مدنظر رکھ کر زوال سے لے کر دو مثل سایہ تک کے دوران جو وقت مناسب ہو وہ بمشورہ مقتدیان مقرر کر لیا جائے۔ لیکن اگر کوئی مانع اور روک نہ ہو تو جلدی نماز پڑھ لینے میں بہر حال برکت ہے۔

سوال

جمعہ کی نماز سے پہلے اور جمعہ کی نماز کے بعد کتنی رکعتیں سنت پڑھنی چاہئیں۔

جواب

جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت اور بعد میں چار رکعت سنت پڑھ سکتے ہیں اور اگر کوئی چاہے تو بعد میں دو رکعت بھی جائز ہیں۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ بعد میں چار ہی پڑھے۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور بعض دوسرے ائمہ اس کے قائل ہیں اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ گو بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں صرف دو رکعت ہی پڑھا کرتے تھے۔

(نیل الاوطار ۳/۲۸۱)

سوال

دعا بین السجدتین مختلف طرق پر آئی ہے ان میں بہتر کونسی ہے۔

جواب

دو سجدوں کے درمیان کی دعا کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) ربّ اغفرلی ربّ اغفرلی

(۲) اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واجبرنی واھدنی وارزقنی

(۳) اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارفعنی واجبرنی وارزقنی

یہ تینوں صورتیں جائز ہیں جب موقعہ ہو اس کے مطابق اختیار کرے۔ لیکن بہتر اور عمدہ صورت آخری ہے کیونکہ اس میں مختلف احادیث کی ساری دعائیں جمع ہوتی ہیں۔

سوال

اگر مہر رسمی طور پر خاوند کی حیثیت سے بڑھ کر باندھا گیا ہو۔ تو کیا بیوی خود اپنی مرضی سے مہر کی مقررہ رقم کم کر کے خاوند کی حیثیت کے مطابق کر سکتی ہے۔

ب۔ اگر بیوی مہر کی رقم کم نہ کرے تو پھر خاوند کیا کرے۔ کیا عدم ادائیگی کی صورت میں خاوند مجرم تو نہیں ہوگا۔

جواب

مہر ایک قرض ہے جو خاوند نے بیوی کو ادا کرنا ہے۔ اس میں کمی بیشی باہمی رضامندی سے ہو سکتی ہے۔ اگر عورت چاہے تو سارا مہر معاف کر سکتی ہے۔ اور چاہے اس کا کوئی حصہ معاف کرے۔ اسکی کوئی حد بست نہیں جتنا چاہے رکھے یا معاف کرے۔

اگر عورت معاف کرنے پر راضی نہیں اور خاوند میں اسکو ادا کرنے کی طاقت نہیں تو پھر وہی حکم ہے جو ایک مقروض کا ہوتا ہے۔ کہ عورت کو چاہیئے کہ وہ سہولت پسندی سے کام لے۔ اور فنظرۃ الی میسرۃ پر عمل کرے۔ اور خاوند کوشش کرے کہ وہ اس بوجھ سے آہستہ آہستہ سبکدوش ہو سکے۔ اور اگر کوشش کے باوجود بھی وہ ادا نہیں کر سکا تو اس کے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہوگی اس میں سے پہلے بقیہ مہر ادا ہوگا۔ اور پھر باقی جائداد وارثوں میں تقسیم ہوگی اور اگر جائیداد مہر کے مقابلہ میں تھوڑی ہے تو جتنا مہر اس سے ادا ہو سکتا ہے وہ ادا کر دیا جائے گا اور باقی پر وہ انا للہ پڑھے کیونکہ اس صورت میں حکم وہی ہے جو مفلس اور دیوالیہ کا ہو سکتا ہے کہ جتنا مل گیا وہ وصول ہوا اور باقی قرضہ ضائع اور ناقابل وصول سمجھ لیا جائے۔

ہاں اگر مہر خاوند کی حیثیت کے مقابلہ میں غیر معمولی ہے مثلاً خاوند بیس روپے ماہوار بھی نہیں کما رہا۔ لیکن مہر محض نمود یا عورت والوں کے زور دینے پر دس ہزار یا ایک لاکھ مان لیا تو ذریعہ قضا یا عدالت فیصلہ حاصل کیا جاوے۔ اور قضا نیت کو دیکھے کہ خاوند برضاء و رغبت اس مہر پر آمادہ تھا۔ تب مقررشدہ دلایا جائے بلکہ اس کی حیثیت یا عام رواج کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے نہ قانون۔ غرض غیر معمولی صورت میں خاوند کی حیثیت کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اگر اس کی حیثیت دس روپیہ کی بھی نہ ہو تو وہ ایک لاکھ کا مہر کیسے ادا کرے گا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ (فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۱۴۵)

سوال

لڑکی ربیبہ ہے۔ بیوی نے نکاح کرنے کے دو ماہ بعد ۱۹۲۶ء میں بیعت کی تھی لڑکی کی عمر اس وقت دس ماہ کی تھی اب یہ لڑکی بالغ ہے کیا یہ ربیبہ لڑکی احمدی ہے جبکہ وہ خود کو احمدی کہتی ہے۔ یا اس کے لئے بیعت کرنا ضروری ہے۔

جواب

جب لڑکی بالغ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو احمدی کہتی ہے اور ایک احمدی کی نگرانی میں پلی ہے اور اس کی ماں بھی احمدی ہے تو ایسے حالات میں لڑکی کے احمدی ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ پس اس لڑکی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ بیعت کی تجدید کرے ہاں اگر وہ ثواب اور حصول برکت کے لئے دستی بیعت کرے یا فارم پُر کر دے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

سوال

۲۷ رمضان المبارک یا کسی اور دن سارا ایک ہی دن میں قرآن کریم ختم کرنے کا رواج ہے یہ ختم بعض اوقات ایک ہی آدمی رات بھر میں کرتا ہے یا بعض آدمی ملکر قرآن کریم کے حصے کر کے ختم کرتے ہیں۔

جواب

بعض لوگ جو ایک رکعت میں قرآن کریم ختم کرنا فخر سمجھتے ہیں وہ درحقیقت لاف مارتے ہیں۔ دنیا کے پیشہ ور لوگ بھی اپنے اپنے پیشہ پر ناز کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس طرح سے قرآن ختم نہیں کیا۔ بلکہ چھوٹی چھوٹی سورتوں پر آپ نے اکتفا کیا۔

سوال

بعض لوگ چندہ اکٹھا کر کے اجتماعی افطاری کا انتظام کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص۵ بدر ۱۹ رجون ۱۹۰۳ء بحوالہ فتاویٰ مسیح موعود)

جواب

یہ بدعت ہے اس کی کوئی سند سلف

صالحین میں نہیں ملتی۔ ہاں انفرادی رنگ میں اپنے طور پر کسی کی افطاری کرانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ موجب ثواب ہے۔

سوال

اسلام میں دلالی (کمیشن ایجنٹ) کا پیشہ جائز ہے۔

جواب

کمیشن ایجنٹی جائز ہے اور اس خدمت کے صلہ میں جو معاوضہ ملتا ہے وہ بھی حلال ہے۔ البتہ اس بارہ میں ناجائز ذرائع استعمال کرنا۔ جنس کے مالک یا گاہک کو دھوکا دینا مثلاً اپنی چالاکی سے اور ذاتی فائدہ کے لئے عام مارکیٹ ریٹ سے چیز سستی کرا دینا یا گاہک کو زیادہ مہنگی دلوانا حرام ہے

کمیشن ایجنٹ میں برائی غلط طرز عمل اختیار کرنے کے لحاظ سے ہے نہ کہ نفس کاروبار کے لحاظ سے گویا بھاؤ گرانے یا بھاؤ چڑھانے کے لئے معاندانہ طریق اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ احادیث میں ایسا کرنے والوں کو لعنتی قرار دیا گیا ہے۔ لیکن مالک اور گاہک کے لئے سہولت پیدا کرنا اور انہیں جائز مدد دینا منع نہیں احادیث میں جو لا یبیع حاضر لباد یا تلقی الرکبان کی ممانعت کا ذکر ہے۔ اس کا تعلق اسی غلط انداز فکر اور پبلک دھوکا بازی سے ہے۔ نہ کہ باہمی تعاون اور کسی کے لئے جائز سہولت مہیا کرنے سے کیونکہ یہ جائز ہے اور اوپر والی غلط صورت ناجائز ہے

سوال

کیا سود خور امام کے پیچھے نماز جائز ہے اور اسے ہٹا دینے کر پیچھا ہٹا دینے کی اجازت ہے

جواب

کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی اسی صورت میں اجازت ہے جبکہ مرکز یا مقامی جماعت نے باہمی مشورہ سے اُسکے عیب کی وجہ سے اسے امامت سے الگ کر دیا ہو۔

سوال

بیوہ رشتہ دار عورت کی امداد نہ کرنا اور دوسری جگہ صدقات و زکوٰۃ کو خرچ کرنا جائز ہے

جواب:- رشتہ داروں کی مدد کرنا بھی ضروری ہے اور اس

لیڈر ـــــ (بقیہ ص۲)

اپنی کذب بیانی سے ورغلانے کی کوشش کرتا رہتا ہے مگر اس وقت ہمارا روئے سخن وقائع نگار قبلہ کی طرف ہے کہ کیا ان کا فرض نہیں تھا کہ وہ مودودی صاحب سے مزید وضاحت کراتے اور جو کچھ انہوں نے کہا تھا اس کا ثبوت طلب کرتے اور پوچھتے کہ مشرق وسطیٰ کے کس کس ملک میں "قادیانیوں" کے مشن قائم ہیں اور پچھلے سفر میں انہوں نے کس کس پاکستانی سفارت خانہ کا معائنہ کیا تھا اور وہاں کون کون سا ملازم "قادیانی" انہوں نے دیکھا تھا۔ حالانکہ خود مودودی صاحب کے اس بیان سے ہی ان کی متضاد بیانی واضح ہے۔ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ

"یہ لوگ جہاں جہاں بھی مسلم ممالک میں موجود ہیں وہاں نہ صرف یہ کہ خود قادیانیت کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں بلکہ ان کے ذریعہ قادیانی مشنریوں کو ہر ممکن سہولتیں مل جاتی ہیں"

دوسری طرف یہ کھلی متضاد بیانی کرتے ہیں کہ "عرب قادیانیت سے صرف مذہباً ہی متنفر نہیں بلکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ایک دیسی نبی کے اٹھنے سے ان کی رگ عربیت کو ضرب پہنچتی ہے"

سوال ہے کہ جب عرب "قادیانیت" سے اتنے متنفر ہیں تو وہ قادیانی مشنریوں کو ہر ممکن سہولت کیوں دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے اپنے شریک سوء مولوی ابوالحسن علی ندوی سے لیکر عرب ممالک میں احمدیت کو بدنام کرنے کا وسیع پیمانے پر پراپیگنڈہ کر رکھا ہے اور کئی ایک تصنیفات جو کذب و افترا پر مبنی ہیں مولوی ابوالحسن علی ندوی سے عربی زبان میں ترجمہ کروا کر احمدیت کے خلاف ہزاروں کی تعداد میں عرب ممالک میں پھیلائی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ تمام بے اثر ثابت ہوئی ہیں جس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ تمام افریقی عرب اور مسلم ممالک نے یو این او کی جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے چوہدری ظفر اللہ خاں کو اپنا ووٹ دیا ہے اور اس طرح پاکستان کے بین الاقوامی وقار کو چار چاند لگا دئے ہیں اس کے مقابلہ میں خود مودودی صاحب نے حال ہی میں عرب ممالک میں پھوٹ کو ہوا دینے کے لئے جو کارنامہ سعودی عرب میں جا کر سرانجام دیا ہے وہ اتنا شرمناک ہے پاکستان کے وقار کو مخالف فریق کے نزدیک ایسا دھچکا لگا نے والا

ہے کہ حکومت پاکستان کا نوٹس نہ لینا تعجب انگیز ہو گا۔

مدینہ یونیورسٹی کا افتتاح تو محض ایک پردہ ہے مودودی صاحب کی ان غدارانہ مصروفیات کا جو عرب ممالک کی باہمی چپقلش میں ایک خطرناک باب کا اضافہ کرنے کے مترادف ہیں۔ اب یہ حکومت پاکستان کا کام ہے کہ اس کا کھوج نکالے اور ایک ایسے طالع آزما کی باز پرس کرے جس نے حکومت پاکستان کے علی الرغم مسلم ممالک میں پاکستان کی ساکھ کو ضرب پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

دعائے مغفرت

۱۔ محترمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ قائم الدین صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ ۲۳-۹-۶۲ بروز اتوار بعمر ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ ۲۴-۹-۶۲ کو بعد نماز عشاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی اور لمبی دعا فرمائی جس کے بعد مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مرحومہ برادرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کی چچی تھیں۔

(خاکسار محمد اسماعیل منیر واقف زندگی سابق مبلغ ماریشس و مشرقی افریقہ)

۲۔ مکرم رشید احمد صاحب چوہدری معلم وقف جدید کی والدہ صاحبہ مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۸-۹-۶۲ کو چک $\frac{409}{R.B}$ ضلع لائل پور میں وفات پا گئی ہیں۔

مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

درخواست دعا:- میرے دادا جان محترم برکت علی صاحب لائق لدھیانوی حال امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ایک ماہ سے ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہیں ساتھ ہی کھانسی بھی شدید ہے کمزوری حد سے بڑھ گئی۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی التماس ہے۔ (عائشہ پروین بنت میاں عبدالغنی صاحب خاکی) (از جڑانوالہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں (۲۱) سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مذکورہ بالا تاریخوں پر منعقد ہوگا۔ جملہ مجالس سے توقع کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک کر کے اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کے لئے عملی تربیت حاصل کریں گی

قائدین مقامی۔ قائدین اضلاع۔ اور قائدین علاقائی اس بارہ میں خدام کو خاص توجہ دلا ئیں اور ذاتی طور پر شامل ہوں۔ موسم کے مطابق بستر اور دیگر ضروری اشیاء بھی ہمراہ لانا ضروری ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر) میں تین دن اور تین راتیں روحانی فضاؤں میں بسر کیجئے قائد عمومی مجلس انصار اللہ

اسلامی پردہ کی اہمیت اور اس کے لوازمات

از مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب لاہور:

بے پردگی نے اس زمانہ کی ایک خطرناک روحانی بیماری کی صورت اختیار کرلی ہے جس سے بچنے کے لئے خاص احتیاط اور غور وفکر ضروری ہے پردہ کا حکم مرد اور عورت دونوں سے تعلق رکھتا ہے بلکہ عام تاثر کے خلاف بعض صورتوں میں عورتوں کی نسبت مردوں پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ انہیں اول تو خود غض بصر کرنا ہوتا ہے دوسرے طبقہ نسواں سے بھی جو ماؤں بہنوں بیویوں اور بیٹیوں کی صورت میں اس کے زیر اثر ہوتا ہے احسن طریق پر غض بصر کروانا اس کے ذمہ ہے

پردہ کا مقصد

پردہ کا اصل مقصد دل کو پاک رکھنا ہے جو اسلامی حکم غض بصر کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا پردہ ان مقاصد میں سے ایک ہے جن کو پورا کرنے کے لئے اسلام دنیا میں آیا ہے وہ ذرائع جن سے خالق ارض وسما سے تعلق اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک اہم ذریعہ پردہ ہے بے پردگی سے بے حیائی پیدا ہوتی ہے اور کوئی بے حیا نہ تو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے اور نہ بنی نوع انسان کا بے غرض ہمدرد بن سکتا ہے یہ اسلامی تعلیم کی عمارت کے زبردست ستونوں میں سے ایک ہے یہ اس تعلیم کا ایک ضروری حصہ ہے جس پر عمل کرنے سے [illegible] ان کو نجات مل سکتی ہے

پردہ کیا ہے؟

اسلامی پردہ کا خلاصہ تین باتوں میں آجاتا ہے

اول غیر محرم مردوں کے سامنے عورت اپنے بدن اور لباس وغیرہ کی زینت کو چھپا کر رکھے سوائے ایسے حصوں کے جن کا چھپانا عملاً ناممکن ہو۔ اور زینت کے مفہوم میں قدرتی اور مصنوعی زینت دونوں شامل ہیں۔

دوم غیر محرم مرد اور عورت ایک دوسرے کی طرف نظر نہ اٹھائیں بلکہ جب بھی ایک دوسرے کے سامنے ہوں تو اپنی نظروں کو نیچی رکھیں

سوم۔ غیر محرم مرد و عورت ایک دوسرے کے ساتھ خلوت میں ملاقات نہ کریں۔

پردہ کی مندرجہ بالا تعریف قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات جو انسان کو پیدا کرنے والی ہے اور اس کی کمزوریوں سے خوب واقف ہے اس نے انسان کو دنیا کی گندگیوں سے بچانے کے لئے پردہ کا حکم نازل فرمایا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام پردہ کے حکم کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا رہتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی کا پرایسے گرتا ہے جیسے کئی دن کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے اور یہ سیتر اسلامی پردے کا ہے اور میں نے خصوصیت سے ان مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں"۔

(بحوالہ تعویذوں کا مجموعہ صفحہ ۱۲۰۱۱)

پھر ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتوں کو مت دیکھو بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ دیکھو نہ بدنظری سے نہ نیک نظری سے یہ سب تمہارے ٹھوکر کی جگہ ہے بلکہ چاہیئے کہ نامحرم عورت کے مقابلہ میں تیری آنکھ خوابیدہ رہے تجھے اس کی صورت کی کچھ خبر نہ ہو مگر اس قدر جیسا کہ ایک دھندلی نظر سے ابتدا نزول الماء میں انسان دیکھتا ہے"۔

(کشتی نوح صـ۲۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پردہ کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہہ کرتا ہوں اور انھیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں صاحب بڑے مالدار ہیں تم ان کے ہاں جاتے ہوں ان سے مل کر کھانا کھاتے ہو اور ان سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو تمہارا تو فرض ہے کہ تم ایسے آدمیوں کو سلام بھی نہ کرو تب بے شک سمجھا جائے گا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے اور تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کرنا چاہتے ہو پس آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے ہیں اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ ان سے کوئی تعلق نہ رکھو نہ ان سے مصافحہ کرو نہ انھیں سلام کرو نہ ان کی دعوتوں میں جاؤ نہ ان کو کبھی دعوتوں میں بلاؤ تاکہ انھیں محسوس ہو کہ ان کی قوم اس فعل کی وجہ سے انھیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے لیکن غیر احمدیوں کے متعلق ہمارا یہ قانون نہیں کیونکہ وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ان پر ان کے مولویوں کا فتویٰ لگے گا اور خدا تعالےٰ کے سامنے ہم ان کے ذمہ دار نہ ہوں گے بلکہ وہ یا ان کے مولوی ہوں گے لیکن اگر تم ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں بلکہ تم بھی پکڑے جاؤ گے خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دلیری اور جرأت دلائی۔ اور انھوں نے سمجھا کہ ساری قوم ہمارے اس فعل کو پسند کرتی ہے"۔

(خطبہ جمعہ ۶ رجون ۱۹۵۰ء)

نقصان و فوائد

پردہ کرنے سے صرف یہی نہیں کہ ہم حکم الٰہی کی پابندی کے نتیجہ میں نعماء آخرت جنت کے وارث بن جاتے ہیں بلکہ اس دنیا میں بھی بڑی ہولناک معاشرتی تباہ کاری سے بچ جاتے ہیں مغربی ممالک جہاں پر لوگوں کو مال و دولت کی کثرت حاصل ہے اور مشرق وسطیٰ کے ممالک جن میں نسبتاً غریب قومیں آباد ہیں ان میں بے پردگی کا تجربہ وسیع پیمانے پر کیا گیا ہے اور حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ کسی عفیفہ کو تلاش کرنا مشکل امر ہو گیا ہے طلاقوں کی بھرمار نے گھروں کو دوزخ بنا دیا ہے انسان کا دل جو خدا تعالےٰ کا عرش تھا اس پر شیطان قبضہ کر چکا ہے اور باوجود انتہائی عیش پرستی کے ان کے دل اطمینان اور تسکین قلب سے قطعی خالی ہیں پس احکام پردہ گھروں کو جنت میں تبدیل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

پردہ کے چند لوازمات

آج کی مادہ پرست اور تعیش پسند دنیا بہت سی ایجادوں سے دوچار ہے جو بے پردگی کی طرف کھینچتی ہیں جب تک ان سے پرہیز نہ کیا جائے ذہن پردہ کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتا اور جس کام کے لئے ذہن آمادہ نہ ہو وہ کبھی تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا ان میں سب سے اول سینما ہے پھر ریڈیو کا ناواجب استعمال اور ناول وغیرہ ہیں۔

پس ہم چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد اور ان کے تمام اہل خانہ پاک دل اور پاک نظر ہوں انھیں ان چیزوں سے پرہیز رکھنا پڑے گا اور پھر پردہ کے اعلیٰ ثمرات حاصل کرنے کے لئے کچھ لوازمات بھی ہیں ان میں سب سے اول نماز باجماعت ہے اس کے متعلق حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز باجماعت کا پابند ہے وہ خواہ جہنم کی حد تک نہ پہنچ جائے میں اس کی اصلاح کے لئے پر امید ہوں۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم ہے اور پھر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جو بہت ہی اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ اس زمانہ کی تمام روحانی بیماریوں کے نسخے اس میں موجود ہیں پس گھروں کو اگر جنت نشان بنانا مقصود ہے تو مندرجہ بالا امور پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ہماری جماعت کے مقاصد

ہماری جماعت کے مقاصد کے لئے بھی پردہ کی پابندی انتہائی ضروری ہے ہمیں دنیا کی پہلی تہذیبوں کو ختم کر کے اسلامی تہذیب کو قائم کرنا ہے۔ ہمیں اشتراکیت اور مغربیت کو ختم کرنا ہے اسلام کا جھنڈا جن جن ممالک میں اب سرنگوں ہے وہاں دوبارہ اسے بلند کرنا ہے اور جہاں پہلے اسلام کی آواز نہیں پہنچی وہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے

ان سب کاموں کے لئے روشن دماغ اور پاک دل اور قربانی کرنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو دنوں کو صرف اور صرف خدا کی راہ میں صرف کریں اور راتوں کو خدا کا عرش ہلا دیں اور بنی نوع انسان کو خدا کے آستانہ پر لا ڈالیں لیکن یہ سب کچھ اس پاک تربیت سے حاصل ہوگا اور عفت و عصمت کے حامل غض بصر کرنے والے والدین کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے۔

(خواجہ محمد اکرم ۱۸/۳ محمد نگر۔ لاہور)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے عزیز بھائی منور احمد قریشی کا اچانک فوت ہو جانے کی وجہ سے میری چھوٹی بہن عزیزہ امۃ السلام کو بہت صدمہ پہنچا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت بیمار رہتی ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ظفر بریلوی۔ بیت السعادت ربوہ)

محترمہ والدہ صاحبہ بوجہ بندش پیشاب بیمار ہیں۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے

(مشتاق احمد گلی عزت خان وزیر آباد)

میری چھوٹی لڑکی بشریٰ کے پاؤں پر ایک زہریلی پھنسی سے بہت بڑا زخم ہو گیا ہے جس سے بہت بے چین ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(سید عبد الغنی۔ دار الرحمت شرقی ربوہ)

میرے چچا سردار محمد دین صاحب کو سننے میں تکلیف ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ جو کہ پہلے سے فالج تھوڑا اور بلڈ پریشر کی مریضہ ہیں کئی دنوں سے اب ان کو بخار اور بائیں طرف درد کی بھی شکایت شروع ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سردار رحمت اللہ عفی عنہ ربوہ)

۔ خاکسار کی نانی جان صاحبہ پندرہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نثار احمد اسرا دارالرحمت وسطی ربوہ)

انصار اللہ کے اعلانات:-

اہم تربیتی امور

نماز باجماعت: نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں تمیز جس میں خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے۔ (فتاوی ص ۴۲)

داڑھی:- حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب یعنی مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کترا ؤ۔ (بخاری)

اطاعت:- اللہ تعالےٰ کا فرمان:-

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

اطاعت کی روح پیدا کرتا ہے جس کے بغیر کوئی جماعتی نظام چل نہیں سکتا سرکشی انتشار کو چاہتی ہے اور اطاعت سے اتفاق ہوانست محبت۔ وابستگی اور تعاون کو جنم ملتا ہے ہماری روزانہ پانچ وقتہ نمازوں میں امام کے ساتھ حرکات و سکنات میں متابعت و مطابقت کی مشق ہے یہی نظم و ضبط کامیابی کی کلید ہے پس اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اسی میں ہے کہ مومن اپنے اندر اطاعت کے جذبات پیدا کر کے جماعتی زنجیر میں مضبوط کڑی کا کام دے۔

سچائی:- حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"دنیا میں ایک کوئی بھی نہیں ہوگا جو بغیر کسی تحریک کے خواہ مخواہ جھوٹ بولے پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہوگا سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو اس میں خدا کی تعلیم ہے فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ولا یأب الشھداء اذا ما دعوا ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اثم قلبہ واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ۔ یعنی بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ جب تم سچی گواہی کے لئے بلائے جاؤ تو جانے سے انکار مت کرو اور سچی گواہی کو مت چھپاؤ اور جو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہے اور جب تم بولو تو وہی بات منہ پر لاؤ جو سراسر سچ اور عدالت کی بات ہے اگرچہ تم اپنے کسی قریبی پر گواہی دو۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

پان۔ حقہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ:- حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

حدیث میں آیا ہے۔ ومن حسن الاسلام ترک مالا یعنیہ۔ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جائے اسی طرح پر یہ پان حقہ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بالفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلاء آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے مثلاً قید ہو جائے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیاء نہیں دی جائیں گی۔ یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔

(فتاوی۔ ص ۲۹۲)

پردہ:- حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں ہے جس پر پرانے زمانے میں ہندوستان میں عمل ہوا کرتا تھا اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا تھا اور نہ پردہ سے مراد موجودہ برقعہ ہے یہ برقعہ جس کا آج کل رواج ہے صحابہؓ کے زمانہ میں نہیں تھا اس وقت عورتیں چادر کے ذریعہ گھونگھٹ نکال لیا کرتی تھیں جس طرح شریف زمیندار عورتوں میں آج کل بھی رواج ہے۔" (خطبہ ۶/۵۸)

تصویر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تصویر کے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اس سے کوئی دینی فائدہ مقصود ہے یا نہیں اگر یونہی بے فائدہ تصویر رکھی ہوئی ہے اس سے کوئی دینی فائدہ مقصود نہیں تو یہ لغو ہے۔" (فتاوی ص ۸۱)

(وقف تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی ملک بشیر احمد صاحب سمبڑیال چند یوم سے بیمار ہیں صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (ملک سعید احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب۔ ہری ضلع حیدرآباد)

۲۔ میرے والد صاحب ۱۲، ۱۳ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار ہیں احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اقبال اختر سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

۳۔ میری لڑکی عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ قاضی عبد الرحمٰن صاحب گھیانہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر سراج الدین احمد ربوہ)

۴۔ میری لڑکی نعیمہ ملک کو ۲۵ ستمبر سے بخار آ رہا ہے جس کی وجہ سے سخت کمزور ہوگئی ہے احباب سے صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار مسعود احمد ملک نصیر پور سیالکوٹ)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین سو یا اس سے زائد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں اپنی اور اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجعلنا منھم

۵۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی ۔۔۔ ۳۰۰ روپے

۶۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب لائل پور بنام والد ماجد میاں نذر محمد صاحب دہرہ چنیوٹ ضلع جھنگ ۔۔۔ ۳۱۵ "

۷۔ " ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب نوشہرہ ضلع پشاور ۔۔۔ ۳۰۰ "

۸۔ " ملک محمد افضل صاحب سٹیشن ماسٹر گھوگھیاٹ بیانی ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۳۰۰ "

۹۔ " چوہدری نعمت اللہ خاں صاحب بسن باڈہ ضلع لاڑکانہ (سندھ) ۔۔۔ ۳۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مسجد فرانکفورٹ (جرمنی) کیلئے وعدہ کرنیوالے احباب توجہ فرماویں

چونکہ مسجد فرانکفورٹ (جرمنی) کا حساب ابھی کچھ عرصہ کے لئے کھلا رکھنا ضروری ہے اس لئے احباب جماعت کی اطلاع کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ فرانکفورٹ (جرمنی) کی مسجد کے لئے ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء تک ۱۵۰ روپیہ کی شرح نام لکھوانے کے لئے جاری رہے گی جن احباب نے مسجد ہذا کے لئے وعدے بھجوائے ہیں یا بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کے لئے ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء تک ہوگی اس کے بعد مسجد فرانکفورٹ کا حساب بند کر دیا جائے گا گویا ۱۵۰ روپیہ کی شرح سے فائدہ اٹھانے کا یہ سنہری موقعہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء کو ختم ہو جائیگا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سب سے پہلی لجنہ جس نے مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کیلئے مجموعی وعدہ پیش کیا

محترمہ راشدی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۹/۶۲-۲۵ میں تحریر فرماتی ہیں:-

"مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کی طرف سے -/۳۰۰ کا وعدہ برائے نام کندہ لکھ لیں کچھ رقم وصول ہو گئی ہے بقایا رقم وصول ہونے پر پوری رقم ارسال خدمت کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ"

لجنہ سیالکوٹ اس لحاظ سے مبارکباد کی مستحق ہے کہ انہوں نے اس کار خیر میں پہل کر دکھائی ہے اللہ تعالےٰ ہماری اس مخلص بہن کو اس کار خیر کا بہترین اجر عطا فرمائے اور تمام بہنوں کو جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

دیگر لجنات اماء اللہ۔ مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ بھی توجہ فرماویں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ کیڈٹ کالج حسن ابدال

داخلہ ۱۹۶۳ء جماعت ہشتم آغاز کار اپریل ۱۹۶۳ء تحریری امتحان انگلش، ریاضی، اردو جنوری ۱۹۶۳ء میں۔ انٹرویو ٹیسٹ ذہانت و میڈیکل اخیر فروری ۱۹۶۳ء

شرائط: جماعت ہفتم تک یا فورتھ سٹینڈرڈ تک تکمیل تعلیم ۳/۶۲-۳۱ کو عمر ۴/۶۲-۱ کو ۱۲ و ۱۳ سال کے درمیان۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں جو کالج سے ملتا ہے ۱۱/۶۲-۳۰ تک وپ ٹ (۹/۶۲-۳۰)

(ناظر تعلیم ربوہ)

یمن کے پہاڑی علاقوں پر بمباری کی دھمکی

جمہوریہ کی آزادی کا احترام کرنیوالے تمام ملکوں سے تعاون کیا جائیگا

قاہرہ ۱ر اکتوبر۔ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق یمن کے نئے وزیراعظم کرنل عبداللہ السلاح نے اعلان کیا ہے کہ میری انقلابی حکومت کی بنیادی پالیسی ان تمام ملکوں سے تعاون کرنا ہے جو یمنی جمہوریہ کی آزادی کا احترام کریں گے۔

قاہرہ ریڈیو نے صنعا ریڈیو کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ کرنل سلاح نے ایوان صدر کے سامنے ایک بہت بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی کو اپنے داخلی معاملات میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دیں گے

وزیراعظم نے سابق حکومت پر الزام لگایا کہ اس نے متعدد اہم عہدوں پر بے ضمیر افراد مقرر کر دئے تھے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ عدالت عالیہ کے صدر مکان سے دس لاکھ ریال برآمد ہوئے ہیں اور اس کا ثبوت بھی ملا ہے کہ بہت سا سرمایہ ملک کے باہر بھی جمع کیا گیا ہے۔ اس امر کا اعادہ کرتے ہوئے کہ انقلاب کا مقصد سابق حکومت کے لگائے ہوئے زخموں کو مندمل کرنا ہے کرنل صلاح نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ایک متحدہ محاذ قائم کریں اور کسی خاص علاقہ یا مختلف علاقوں کے عوام کے درمیان کوئی تفریق پیدا نہ ہونے دیں۔

عدن کی اطلاع کے مطابق یمن کی نئی حکمران نے ملک کی آبادی کو خبردار کیا ہے کہ وہ پرانی حکومت کے حامیوں کے ساتھ تعاون نہ کرے۔ تعاون کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی۔ اور ان کے مکان مسمار کر دئے جائیں گے

اسی طرح کی ایک تنبیہہ پہاڑی علاقوں کے باشندوں کے نام جاری کی گئی ہے اور انہیں خبردار کیا گیا ہے کہ انہوں نے سابق حکمرانوں کے ساتھ تعاون کیا تو ان پر فضا سے بمباری کی جائے گی۔

بیرونی ملکوں کیلئے امریکی امداد

واشنگٹن ۱ر اکتوبر۔ امریکی سینیٹ نے کل موجودہ مالی سال میں بیرونی ممالک کو چار ارب بیالیس کروڑ اٹھائیس لاکھ ڈالر امداد دینے کا بل منظور کر لیا ہے۔ ایوان نمائندگان نے بل میں کمی کر دی تھی۔ لیکن اب اناسی کروڑ چھبیس لاکھ ڈالر کی تخفیف بحال کر دی گئی ہے۔ دونوں ایوانوں کی ایک مشترکہ کمیٹی اب کسی ایک رقم پر اتفاق کرانے کی کوشش کرے گی۔

ٹرین کے حادثے میں سترہ افریقی ہلاک

جوہانسبرگ ۱ر اکتوبر۔ جوہانسبرگ کے قریب کل ایک ٹرین پٹڑی سے اتر گئی جس سے سترہ افریقی ہلاک ہو گئے زخمیوں کی تعداد چالیس سے زائد ہے جن میں چودہ سفید فام شامل ہیں۔ گاڑی کے چار ڈبے پٹڑی سے اتر گئے تھے۔ جن میں سے ایک بالکل تباہ ہو گیا۔ اتفاق سے اس کی تمام نشستوں پر افریقی بیٹھے ہوئے تھے موسلادھار بارش کی وجہ سے متاثر ہونے والے مسافروں کی امداد بہت مشکل ہو گئی تھی

بھارت سے مال نیپال لے جانے کی ممانعت

کھٹمنڈو ۱ر اکتوبر۔ نیپالی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق بھارتی حکام نے ہفتہ کے روز سے بھارت کے سرحدی گاؤں رکسول سے نیپال میں مال و اسباب لے جانے کی ممانعت کر دی ہے ایک سینئر نیپالی افسر اس معاملے کی تحقیقات کے لئے کھٹمنڈو سے رکسول روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ بھارتی سفارت خانہ کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ کہ یہ خبر درست نہ ہوئی تو اسے نیپال و بھارت کے درمیان تجارت اور نقل و حمل کے معاہدے کی خلاف ورزی تصور کیا جائیگا

یاد رہے کہ اس سے قبل بھارت اور نیپال کی سرحد پر گولی بھی چلی تھی۔ بھارت نے الزام لگایا ہے کہ اس کی ذمہ داری ان نیپالیوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو سرحد پار کر کے بھارتی علاقہ میں داخل ہو گئے تھے۔ اس فائرنگ میں پانچ افراد زخمی ہوئے تھے۔ جن میں سے چار بھارتی تھے۔ نیپالی حکومت نے اس الزام کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ جن افراد پر فائرنگ کی گئی تھی وہ نیپالی باغی تھے۔ جنہوں نے بھارتی علاقہ میں پناہ لے رکھی تھی۔

ایران کیلئے اقوام متحدہ کی امداد

اقوام متحدہ ۱ر اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی معاشرتی کمیٹی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں ایران کے زلزلوں میں تباہ ہونے والے افراد کو امداد دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ قرارداد میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور خاص اداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ زلزلہ زدوں کی فوری امداد کی تدابیر پر غور کریں قرارداد چودہ ملکوں نے پیش کی تھی جن میں جاپان بھی شامل تھا۔

تونس کے نمائندے کی تجویز پر قرارداد میں ماہروں کی ایک کمیٹی قائم کرنے کی سفارش بھی کی گئی ہے۔ جو ایران کے ان علاقوں کو جہاں زلزلے آتے رہتے ہیں تباہ کاریوں سے محفوظ رکھنے کی تجاویز پیش کرے گی۔

فلسطین کے مہاجروں کا مسئلہ حل کرنے کیلئے نیا منصوبہ

ہر مہاجر کو اپنی مرضی کے مطابق کسی ملک میں آباد ہونے کا موقع دیا جائیگا

واشنگٹن ۱ر اکتوبر۔ امریکی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ فلسطینی مہاجروں سے متعلق اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن کے خاص نمائندے ڈاکٹر جوزف جانسن نے فلسطین کے مہاجروں سے متعلق تیرہ سال کے تعطل کے بعد یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے ایک نیا منصوبہ پیش کیا ہے۔

محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ کمیشن نے جو امریکہ ترکیہ اور فرانس پر مشتمل ہے ڈاکٹر جانسن کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی تجاویز کے متعلق "اسرائیل" اور عرب ملکوں سے بات چیت کریں۔ انہوں نے اپنی مساعی کے نتائج کے متعلق مفاہمتی کمیشن کو ابھی تک کوئی رپورٹ پیش نہیں کی ہے۔

ڈاکٹر جانسن کے منصوبے کے تحت مہاجروں کے لئے ایک نیا ناظم مقرر کیا جائے گا جو اقوام متحدہ کی جانب سے جنرل اسمبلی کی ۱۹۴۸ء کی قرارداد نافذ کرے گا۔ ہر مہاجر سے پوچھا جائے گا کہ اسرائیل واپس جانا چاہتا ہے۔ کسی عرب ملک میں آباد ہونا چاہتا ہے یا دنیا کے کسی اور ملک میں آباد کاری کا خواہشمند ہے یا مہاجر کسی اور ملک میں آباد کاری کا خواہشمند ہے۔

مہاجر اپنی خواہش کا اظہار ایک خفیہ سوالنامے کے ذریعہ کریں گے۔ اور انہیں بعد میں اپنا ارادہ بدل دینے کا بھی اختیار ہوگا

اسرائیل کا یہ حق محفوظ رہے گا کہ اگر وہ کسی مہاجر کو اپنی سلامتی کے لئے خطرناک تصور کرے تو اسے اپنے ملک میں داخلہ کی اجازت دینے سے انکار کر دے۔ لیکن وہ اپنے ملک میں آنے والے مہاجروں کی کوئی حد نہیں مقرر کر سکے گا۔ ڈاکٹر جانسن کے منصوبہ کے تحت اقوام متحدہ اور مختلف ممالک سے جن میں امریکہ بھی شامل ہے کہا جائیگا کہ اسرائیل کی مالی امداد کریں۔

شاہی فوجیں عنقریب یمن کے دارالحکومت صنعا کا محاصرہ کرلینگی

شہزادہ الحسن کا دعویٰ۔ ملک سے باہر جانے کی کوشش کرنیوالوں کو گرفتار کرلیا جائیگا

عمان ۵ راکتوبر یمنی سفارت خانہ کے اعلان کے مطابق شہزادہ سیف الاسلام الحسن نے جنہوں گذشتہ دنوں اپنے امام ہونے کا اعلان کیا تھا۔ ایک بیان میں دعوے کیا ہے کہ شمالی اور مشرقی علاقوں کے یمنی قبائل میرے ساتھ مل گئے ہیں اور میری وفادار فوجیں عنقریب دارالحکومت صنعا کا محاصرہ کرلیں گی۔

شہزادہ الحسن دو روز قبل سعودی عرب کے دارالحکومت میں تھے اور انقلابیوں کے خلاف جوابی کارروائی کے لئے امداد حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے کل ایک خبر میں بتایا گیا تھا کہ شہزادہ الحسن سعودی عرب سے یمن کے پہاڑی علاقوں میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یمنی سفارت خانہ کے اعلان کے مطابق شہزادہ الحسن نے مزید دعوے کیا ہے کہ صنعا کا شہر ملک کے باقی حصوں سے کٹ گیا ہے انہوں نے عوام کو حکم دیا ہے کہ وہ نوٹ میں استعمال کریں۔ اور انقلابی فوجوں کے ٹینکوں کو تباہ کر دیں۔ امام نے انقلابی فوجوں سے بھی کہا ہے کہ وہ ہتھیار ڈال دیں اپنے وسطی علاقوں کے قبائلیوں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ تمام سڑکوں کا کنٹرول سنبھالیں اور ملک سے باہر جانے کی کوشش کرنے والے ہر شخص کو گرفتار کرلیں یمن میں بغاوت کے موقع پر شہزادہ الحسن نیویارک میں تھے جہاں اقوام متحدہ میں یمنی وفد کی قیادت کر رہے تھے

چیکوسلوواکیہ میں یمنی سفیر امیر الحسین القاسم نے کل قاہرہ میں ایک بیان میں یمن کی انقلابی حکومت کی حمایت کرتے ہوئے مقتول امام البدر کے چچا شہزادہ سیف الاسلام الحسن کے اقدام کی مذمت کی۔ امیر القاسم نے مزید بتایا کہ میں ابھی کچھ عرصہ قاہرہ میں قیام کرونگا اور توقع ہے کہ صدر ناصر سے بھی ملاقات کرونگا امیر القاسم نے یمن کے شاہی خاندان کے ارکان سے اپیل کی کہ وہ نئی جمہوریہ کی حمایت کریں۔

ریڈیو کی اطلاع کے مطابق یمن کی انقلابی حکومت نے آج شاہی خاندان کی تمام املاک ضبط کر لینے کا حکم دیا۔ اس مقصد کے لئے مختلف علاقوں میں خاص کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں

بھارتی فوجوں نے الم ۹ بار خلاف ورزی کی

مظفر آباد ۵ راکتوبر۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بھارت نے دس ستمبر ۱۹۶۲ء کو ختم ہونے والے پندرھواڑے میں خط متارکہ جنگ کی اکتیس بار خلاف ورزی کی بھارت سال رواں کے دوران خط متارکہ جنگ کی الم ۹ بار خلاف ورزی کر چکا ہے۔ بھارتی فوجوں نے ان خلاف ورزیوں کے دوران کئی بار فائرنگ کی جس سے کئی افراد ہلاک اور مجروح ہوئے۔

بی اے (پرانا نصاب) کے طلبہ اگلے سال امتحان دے سکیں گے

کراچی ۵ راکتوبر۔ کراچی یونیورسٹی نے بی اے اور بی ایس سی (پاس و آنرز) اور بی کام کے پرانے کورس کے طلبہ کو ۱۹۶۳ء میں پرانے نصاب کے تحت آخری بار امتحان دینے کی اجازت دی ہے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ کراچی یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے ۸ ستمبر کے اجلاس میں اکیڈمک کونسل کی یہ قرارداد منظور کر لی گئی ہے کہ ان باقاعدہ (ریگولر) طلبہ کو جنہوں نے بی اے بی ایس سی یا بی کام میں پرانا نصاب لیا ہے اور ان بیرونی (ایکسٹرنل) امیدواروں کو جو بی اے (پرانا نصاب) کا امتحان دینا چاہتے ہیں۔ متعلقہ پرانے کورس میں امتحان ۱۹۶۳ء میں دینے کی اجازت دے دی جائے یہ ان امیدواروں کے لئے آخری چانس ہوگا۔ خواہ انہوں نے یہ امتحان کتنی ہی مرتبہ کیوں نہ دیا ہو۔ ۱۹۶۳ء کے بعد پرانے کورس میں بی اے بی ایس سی یا بی کام کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ اس سے وہ امیدوار بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جو حاضریوں کی کمی کی وجہ سے امتحان میں شریک نہیں ہو سکے یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ اب تعلیمی اداروں میں پرانا کورس پڑھانے کا کوئی انتظام نہیں ہے

"بھارت پاکستانی علاقوں سے اپنی فوجیں نکال لے"!

"تنازعہ کشمیر کی موجودگی میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات خوشگوار نہیں ہو سکتے"! (بوگرہ)

اقوام متحدہ۔ (نیویارک) ۵ راکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے کل جنرل اسمبلی میں بتایا کہ پاکستان اپنی سرحدوں کے اندر بھارتی فوجوں کی موجودگی کی ناشدگی کے خلاف بھارت سے احتجاج کر رہا ہے مسٹر محمد علی نے اسمبلی میں عالمی امور پر بحث کے دوران یہ الزام بھی عائد کیا کہ بھارت نے کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کے حق سے بدستور محروم کر رکھا ہے۔

مسٹر محمد علی بوگرہ نے کہا بھارت کی فوجوں نے مشرقی پاکستان کے دو علاقوں میں مورچے سنبھال رکھے ہیں۔ پاکستان نے کشیدگی سے محفوظ صورت حال کو مزید کشیدہ ہونے سے بچانے کے لئے زبردست صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے اور ناجائز طریق پر داخل ہونے والی بھارتی فوجوں کو اپنی حدود سے باہر نکالنے کے لئے اب تک فوجی کارروائی سے احتراز کیا ہے۔ ہم بھارتی حکومت سے احتجاج کر رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ بھارت اپنی فوجیں فوری طور پر واپس بلا لے گا وزیر خارجہ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ بھارت گھمنڈ اور قومی وقار کے جھوٹے تصورات کو خیرباد کہہ کر ہوشمندی اور خاتی مفاد کو پیش نظر رکھے گا اور اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعاون اور دوستانہ تعلقات باہمی کی پالیسی پر عمل پیرا ہوگا۔ آپ نے کہا ہم بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ تعلقات باعزت شرائط پر ہی قائم ہو سکتے ہیں۔

مسٹر محمد علی نے کہا بھارت سے مسلمانوں کا پاکستان کی جانب وسیع پیمانہ پر اخراج سنگین صورت اختیار کر گیا ہے اور اس کے باعث دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات پر برا اثر پڑا ہے۔ بھارتی حکومت کے ایک حالیہ اخباری بیان کے مطابق گزشتہ دس برس کے دوران بھارت کے تین صوبوں مغربی بنگال، آسام اور تری پورہ سے نوے ہزار مسلمانوں کو باہر نکالا جا چکا ہے۔ اس سال جولائی سے اس اخراج کی رفتار میں بہت اضافہ ہو گیا ہے وزیر خارجہ نے کہا کہ صرف جولائی میں دس روز کی مدت کے دوران تری پورہ کے نو ہزار مسلمانوں کو ان کے گھروں سے باہر نکال کر انتہائی کسمپرسی کے عالم میں انہیں بھارتی سرحد سے پرے دھکیل دیا گیا۔ بیشتر حالات میں ان لوگوں کو قطعاً کوئی نوٹس نہیں دیئے گئے اور ان کی حیثیت کے قانونی یا غیر قانونی ہونے کے بارے میں کسی قسم کی تحقیقات نہیں کی گئی بھارتی حکومت نے یہ عذر پیش کیا ہے کہ یہ لوگ پاکستانی شہری ہیں جو غیر قانونی طور پر بھارت میں داخل ہو گئے تھے اگر اس بات کو درست تسلیم کر بھی لیا جائے حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے تو اس صورت میں بھی بھارتی حکومت کو ان ضوابط کار پر عمل کرنا چاہیئے تھا جو پاکستان اور بھارت کے درمیان معاہدہ میں موجود ہیں اور جن کا تعلق ایک ملک سے دوسرے ملک میں ناجائز طریق پر داخل ہونے والے لوگوں سے ہے بھارتی حکومت نے جو طریق کار اختیار کیا ہے وہ نہ صرف اس معاہدہ کی خلاف ورزی ہے بلکہ مہذب برتاؤ کے اصولوں کے بھی منافی ہے۔ مسلمانوں کی اس کثیر تعداد میں اور اس قدر بے رحمانہ طریق پر اخراج سے پاکستان میں بے پناہ غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے

وزیر خارجہ نے اسمبلی کو بتایا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ کشمیر کا تنازعہ ہے۔ کشمیر دو ہمسایہ ممالک کے درمیان محض ایک سرحدی تنازعہ یا عام معمول میں علاقائی تنازعہ نہیں ہے۔ یہ چالیس لاکھ لوگوں کے حق خود اختیاری کا مسئلہ ہے۔ تنازعہ کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ بھارت دنیا بھر میں حق خود اختیاری کا علمبردار رہا ہے اور اس نے زبانی طور پر اقوام متحدہ کی ان قراردادوں کی حمایت جن میں کشمیری عوام کے اس حق کو تسلیم کیا گیا ہے

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے سر بمہر ٹنڈر مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بعوض ایک روپیہ فی کاپی ۱۵ راکتوبر ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں زیر دستخطی ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے جو اسی روز ساڑھے بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	ٹھیکہ کی مدت	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرایا جائیگا
۱	سگنل شاپ لاہور کے گیٹ نمبر ۶ کے باہر اسٹیشن ویگنوں کی ان لوڈنگ ہینڈلنگ اور کوک کی، ایشز کوڑے کرکٹ وغیرہ سے چھانٹی برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء	۳۰ رجون ۱۹۶۳ء	۸۰۰/- روپے

۲۔ مفصل شرائط و کوائف زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔

۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ اپنے نام معہ اسناد نامزدگی ہمراہ لاکر ۱۵ راکتوبر ۶۲ء سے پیشتر رجسٹر کرا لیں۔

۴۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۵ راکتوبر ۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔

۵۔ ریلوے کی انتظامیہ کسی یا سب سے زیادہ ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔

۶۔ کامیاب ٹھیکیداروں کو کام شروع کرنے سے پیشتر ٹھیکہ کی پیش کردہ کل رقم جمع کرانا ہوگی۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور)